سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 16، منگل 17، جمعرات 19، جمعتہ المبارک 20- ستمبر، 11- اکتوبر 2019)

(یوم الاثنین، 16، یوم الثلاثہ 17، یوم الخمیس 19، یوم الجمع 20- محرم الحرام، یوم الجمع، 11- صفر المظفر 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : چودھواں، پندرھواں اجلاس

جلد 14 : شمارہ جات : 1 تا 4

جلد 15

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

چودھواں اجلاس

سوموار،16-ستمبر 2019

جلد 14 : شمارہ 1

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
1-	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ	-----------	1
2-	ایجنڈا	-----------	3
3-	ایوان کے عہدے دار	-----------	5
4-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	13
5-	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	14

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
6۔	چیئرمینوں کا پینل	-----------	15
	تعزیت		
7۔	سابقامعزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت	-----------	15
	پوائنٹ آف آرڈر		
8۔	قاعدہ 79A کے تحت قائد حزب اختلاف و دیگر گرفتار ممبران اسمبلی کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ	-----------	16
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
9۔	آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019	-----------	39
10۔	آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019	-----------	40
	مسودہ قانون (جو پیش ہوا)		
11۔	مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019	-----------	40
12۔	کورم کی نشاندہی	-----------	41
	منگل، 17۔ ستمبر 2019		
	جلد 14 : شمارہ 2		
13۔	ایجنڈا	-----------	45
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	49
15۔	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	50

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
16۔	پنجاب اسمبلی کے فوٹو گرافر جناب شہزاد قمر کی والدہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت ------------	51
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
17۔	سپیشل کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	52
18۔	سپیشل کمیٹی نمبر 4 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	52
19۔	سپیشل کمیٹی نمبر 5 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	53
	سوالات (محکمہ داخلہ)	
20۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	54
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
21۔	مسودہ قانون پنجاب میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشن ریفارمز 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع ------------	62
22۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری) ------------	63
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
23۔	مسودہ قانون (ترمیم) لینڈ ریونیو پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	69
24۔	مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 9 بابت 2019) اور مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عُشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019) کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا ------------	69
25۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری) ------------	70

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) -----------	78
27۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	103
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
28۔	تحاریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں	
	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	137
	تحاریک استحقاق	
29۔	لاہور پولیس کا معزز ممبر کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا -----------	138
30۔	رورل ہیلتھ سنٹر D/93 نور پور پاکپتن کے انچارج	
	کا معزز ممبر کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ -----------	142
	تحاریک التوائے کار	
31۔	بہاولنگر کی ہاکڑہ برانچ نہر کی بحالی اور وارابندی ختم کرنے کا مطالبہ -----------	144
32۔	پنجاب میں قائم چائلڈ پروٹیکشن بیورو عقوبت خانوں میں تبدیل -----------	148
	پوائنٹ آف آرڈر	
33۔	قائد حزب اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ -----------	150
34۔	کورم کی نشاندہی -----------	152
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک)	
35۔	مسودہ قانون ممانعت شیشہ سموکنگ، کرسٹل آئس	
	کی فروخت اور استعمال پنجاب 2019 -----------	152
	پوائنٹ آف آرڈر	
36۔	پی ایس ایف راولپنڈی کے نائب صدر کے قاتلوں کو گرفتار کرنے کا مطالبہ -----------	153

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
37۔	جعلی زرعی ادویات کی وجہ سے راجن پور میں کپاس کی فصل پر سفید مکھی کا حملہ -----------	155
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
38۔	مسودہ قانون سزا دہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع -----------	156
	مسودات قانون (متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک) (---جاری)	
39۔	مسودہ قانون (ترمیم) کریمینل لاء پنجاب 2019 -----------	158
40۔	مسودہ قانون ممانعت پولی تھین بیگ کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پنجاب 2019 -----------	159
41۔	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019 -----------	160
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
42۔	نوزائیدہ بچوں کے لئے دودھ بغیر کسی ٹیکس و ڈیوٹی درآمد کرنے کا مطالبہ -----------	161
43۔	کورم کی نشاندہی -----------	162
	جمعرات، 19۔ ستمبر 2019	
	جلد 14 : شمارہ 3	
44۔	ایجنڈا -----------	167
45۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ -----------	169
46۔	نعت رسول مقبول ﷺ -----------	170
	سوالات (محکمہ جات مال و کالونیز)	
47۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات -----------	171

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	پوائنٹ آف آرڈر	
48-	کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ ----------	183
49-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری) ----------	189
50-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ----------	200
51-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ----------	226
	پوائنٹ آف آرڈر	
52-	قصور میں بچوں کے قتل کے واقعہ پر احتجاج کرنے والوں کا معزز ممبر اسمبلی کی املاک کو نقصان پہنچانا ----------	234
53-	کورم کی نشاندہی ----------	241
	توجہ دلاؤ نوٹس	
54-	گوجرانوالہ: فاضل ہسپتال میں ہیڈ نرس کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ----------	242
55-	راولپنڈی: پیپلز پارٹی کے راہنما شہزاد اعوان کے قتل سے متعلقہ تفصیلات ----------	243
	تحاریک استحقاق	
56-	محکمہ خزانہ کی طرف سے پنجاب اسمبلی کی فنانس کمیٹی کے فیصلے پر مکمل طور پر عملدرآمد نہ کرنا ----------	245
	پوائنٹ آف آرڈر	
57-	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ (--- جاری) ----------	247
58-	کورم کی نشاندہی ----------	248
59-	بنجر زمینوں کو آباد کرنے والوں کی لیز میں توسیع دینے کا مطالبہ (--- جاری) ----------	248

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
	رپورٹیں(میعاد میں توسیع)		
60۔	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس وسکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	253
61۔	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات (ہسپتالز اور ڈسپنسریز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	254
62۔	مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سکیورٹی صوبائی ملازمین 2019 اور مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	-----------	255
	سرکاری کارروائی		
	آرڈیننسز(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)		
63۔	آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019	-----------	256
64۔	آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	-----------	257
65۔	آرڈیننس میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019	-----------	257
66۔	آرڈیننس پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	-----------	258
	مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)		
67۔	مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019	-----------	258

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	جمعتہ المبارک، 20۔ ستمبر 2019	
	جلد 14 : شمارہ 4	
68۔	ایجنڈا ------------	303
69۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ------------	305
70۔	نعت رسول مقبول ﷺ ------------	306
	سوالات (محکمہ جات امور پرورش حیوانات و ڈیری ڈویلپمنٹ)	
71۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	307
72۔	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) ------------	349
73۔	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات ------------	360
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
74۔	این ایف سی ایوارڈ کے عملدرآمد پر ششماہی مانیٹرنگ رپورٹس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ------------	366
	پوائنٹ آف آرڈر	
75۔	بلا تفریق احتساب کرنے کا مطالبہ ------------	368
76۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ ------------	377
	جمعتہ المبارک، 11۔ اکتوبر 2019	
	جلد 15	
77۔	اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ ------------	381
78۔	ایجنڈا ------------	383
79۔	ایوان کے عہدے دار ------------	385

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
-80	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	-----------	393
-81	نعت رسول مقبول ﷺ	-----------	394
-82	چیئرمینوں کا پینل	-----------	395
	تعزیت		
-83	سابقہ معزز ممبران رانا محمد افضل (مرحوم)، محترمہ ثانیہ عاشق کے والد ملک اللہ بخش (مرحوم) اور زلزلہ میں شہید ہونے والوں کے لئے دعائے مغفرت	-----------	395
	پوائنٹ آف آرڈر		
-84	کینسر کے مریضوں کو دوائی فراہم کرنے کا مطالبہ (---جاری)	-----------	396
-85	خیبر پختونخوا حکومت کا یو سی ایچ پشاور کی اراضی کو تحویل میں لینا	-----------	397
	سوالات (محکمہ خوراک)		
-86	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	399
-87	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	-----------	411
-88	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	-----------	437
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)		
-89	مسودہ قانون سزادہی پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	442
-90	مسودہ قانون ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارہ جات (مدارس و سکولز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	442
-91	مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز (ریفارمز) پنجاب 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-----------	443

نمبر شمار	مندرجات		صفحہ نمبر
92۔	مسودہ قانون راولپنڈی وومن یونیورسٹی راولپنڈی 2019 اور مسودہ قانون یونیورسٹی میانوالی 2019 کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	-------------	443
	تحاریک التوائے کار		
93۔	پنجاب سے پی اے ایس / ڈی ایم جی افسران کی خدمات واپس وفاق کے سپرد کرنے کا مطالبہ	-----------	444
	پوائنٹ آف آرڈر		
94۔	ایجنڈے میں شامل کئے بغیر رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کے بارے میں جناب ڈپٹی سپیکر سے رولنگ کا مطالبہ	-----------	446
	سرکاری کارروائی		
	بحث		
95۔	مسئلہ کشمیر، خدمات صحت، امن وامان، پرائس کنٹرول اور ڈینگی کنٹرول پر عام بحث	-----------	453
96۔	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	-----------	474
97۔	انڈکس		

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(50)/2019/2115. Dated: 11th September, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 16th September, 2019 at 03:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

Dated: Lahore, the
7th September, 2019

MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16۔ ستمبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

سوالات

(محکمہ جات سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

ایک وزیر آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی راولپنڈی 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4

(بی) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

ایک وزیر　　مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(سی) مسودہ قانون پر غوروخوض اوراس کی منظوری

مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 13 بابت 2019)

ایک وزیر　　یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر　　یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون تنازعات کا متبادل حل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

5

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الٰہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بُزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

1۔	میاں شفیع محمد، ایم پی اے	پی پی۔258
2۔	جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے	پی پی۔29
3۔	سردار احمد علی خان دریشک، ایم پی اے	پی پی۔290
4۔	جناب کاشف محمود، ایم پی اے	پی پی۔241

کابینہ

1۔	ملک محمد انور	: وزیر مال
2۔	جناب محمد بشارت راجا	: وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
3۔	راجہ راشد حفیظ	: وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم

• بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشنز نمبر SO(CAB-.II)2-13/2018 مورخہ 27، 29۔ اگست، 12۔ ستمبر، 18۔ اکتوبر 2018، 9۔ فروری، 6، 19۔ جولائی، 28۔ اگست 2019 وزراء کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

6

4۔	جناب فیاض الحسن چوہان	:	وزیر کالونیز
5۔	جناب یاسر ہمایوں	:	وزیر ہائر ایجوکیشن
			پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ*
6۔	جناب عمار یاسر	:	وزیر کانکنی و معدنیات
7۔	جناب محمد اخلاق	:	وزیر خصوصی تعلیم
8۔	جناب محمد رضوان	:	وزیر تحفظ ماحول
9۔	سید سعید الحسن	:	وزیر اوقاف و مذہبی امور
10۔	جناب عنصر مجید خان نیازی	:	وزیر محنت و انسانی وسائل
11۔	جناب محمد اجمل	:	وزیر چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
12۔	چودھری ظہیر الدین	:	وزیر پبلک پراسیکیوشن
13۔	جناب ممتاز احمد	:	وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
14۔	محترمہ آشفہ ریاض	:	وزیر ترقی خواتین
15۔	جناب محمد تیمور خان	:	وزیر امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ وسیاحت
16۔	مہر محمد اسلم	:	وزیر امداد باہمی
17۔	میاں خالد محمود	:	وزیر ڈیزاسٹر مینجمنٹ
18۔	میاں محمد اسلم اقبال	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری،
			اطلاعات و ثقافت*
19۔	جناب مراد راس	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
20۔	میاں محمود الرشید	:	وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
21۔	ملک اسد علی	:	

7

-22	جناب محمد ہاشم ڈوگر	:	وزیر بہبود آبادی
-23	سردار محمد آصف نکئی	:	وزیر مواصلات و تعمیرات
-24	سید صمصام علی شاہ بخاری	:	وزیر اشتمال املاک
-25	ملک نعمان احمد لنگڑیال	:	وزیر زراعت
-26	سید حسین جہانیاں گردیزی	:	وزیر مینجمنٹ و پروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
-27	جناب محمد اختر	:	وزیر توانائی
-28	جناب زوار حسین وڑائچ	:	وزیر جیل خانہ جات
-29	جناب محمد جہانزیب خان کھچی	:	وزیر ٹرانسپورٹ
-30	جناب شوکت علی لالیکا	:	وزیر زکوۃ و عشر
-31	جناب سمیع اللہ چودھری	:	وزیر خوراک
-32	مخدوم ہاشم جواں بخت	:	وزیر خزانہ
-33	جناب محمد محسن لغاری	:	وزیر آبپاشی
-34	سردار حسنین بہادر	:	وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
-35	محترمہ یاسمین راشد	:	وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
-36	جناب اعجاز مسیح	:	وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

9

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

1۔	راجہ صغیر احمد	:	جیل خانہ جات
2۔	چودھری محمد عدنان	:	مال
3۔	جناب اعجاز خان	:	چیف منسٹر انسپکشن ٹیم
4۔	ملک تیمور مسعود	:	ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
5۔	راجہ یاور کمال خان	:	سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
6۔	جناب سلیم سرور جوڑا	:	سماجی بہبود
7۔	میاں محمد اختر حیات	:	داخلہ
8۔	چودھری لیاقت علی	:	صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
9۔	جناب ساجد احمد خان	:	سکولز ایجوکیشن
10۔	جناب محمد مامون تارڑ	:	سیاحت
11۔	چودھری فیصل فاروق چیمہ	:	آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
12۔	جناب فتح خالق	:	سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
13۔	جناب احمد خان	:	لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
14۔	جناب تیمور علی لالی	:	اوقاف و مذہبی امور
15۔	جناب عادل پرویز	:	تحفظ ماحول

• بذریعہ قانون و پارلیمانی امور گورنمنٹ آف پنجاب نوٹیفکیشن نمبر PA:4-22/2018/2542 مورخہ 15، 24۔ اپریل 2019 پارلیمانی سیکرٹریز مقرر کیے گئے۔

10

16۔ جناب شکیل شاہد	:	محنت
17۔ جناب غضنفر عباس شاہ	:	کالونیز
18۔ جناب شہباز احمد	:	لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ
19۔ جناب عمر آفتاب	:	منصوبہ بندی وترقیات
20۔ جناب نذیر احمد چوہان	:	
21۔ جناب محمد امین ذوالقرنین	:	امداد باہمی
22۔ جناب احمد شاہ کھگہ	:	توانائی
23۔ سید عباس علی شاہ	:	قانون وپارلیمانی امور
24۔ جناب محمد ندیم قریشی	:	اطلاعات وثقافت
25۔ میاں طارق عبداللہ	:	ٹرانسپورٹ
26۔ جناب نذیر احمد خان	:	خصوصی تعلیم
27۔ رائے ظہور احمد	:	خوراک
28۔ سید افتخار حسن	:	مینجمنٹ وپروفیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
29۔ جناب محمد عامر نواز خان	:	کانکنی ومعدنیات
30۔ جناب محمد شفیق	:	زکوٰۃ وعُشر
31۔ جناب محمد سبطین رضا	:	ہائر ایجوکیشن
32۔ جناب محمد رضا حسین بخاری	:	جنگلات، جنگلی حیات وماہی پروری
33۔ جناب محمد عون حمید	:	خواندگی
34۔ جناب محمد اشرف خان رند	:	آبپاشی
35۔ جناب شہاب الدین خان	:	مواصلات وتعمیرات

11

36۔ جناب محمد طاہر : زراعت

37۔ سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ

38۔ جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

13

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چودھواں اجلاس

سوموار، 16- ستمبر 2019

(یوم الاثنین، 16- محرم الحرام 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 5 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہٰی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿10﴾
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ
وَاَنْفُسِكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿11﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿12﴾ وَاُخْرٰى
تُحِبُّوْنَهَا ۭ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿13﴾

سُورَۃُ الصَّف آیات 10 تا 13

مومنو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے (10) (وہ یہ کہ) اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (11) وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے (12) اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو (یعنی تمہیں) اللہ کی طرف سے مدد (نصیب ہوگی) اور فتح (عن) قریب (ہوگی) اور مومنوں کو (اس کی) خوشخبری سنادو (13)

ماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا رحمتہ للعالمین

اِلہام جامہ ہے تیرا — قُرآن عمامہ ہے تیرا
ممبر تیرا عرش بریں — یا رحمتہ للعالمین
تیری خموشی بھی اذاں — نیندیں بھی تیری رتجگے
تیری حیاتِ پاک کا — ہر لمحہ پیغمبر لگے
خیر البشر رُتبہ تیرا — آوازِ حق خطبہ تیرا
آفاق تیرے سامعیں — یا رحمتہ للعالمین
جاں پتھروں میں ڈال دے — حاوی ہوں مستقبل پہ ہم
ماضی سا ہم کو حال دے — دعویٰ ہے تیری چاہ کا
اس امتِ گُمراہ کا — تیرے سوا کوئی نہیں
پھر گڈریوں کو لعل دے — جاں پتھروں میں ڈال دے
حاوی ہوں مستقبل پہ ہم — ماضی سا ہم کو حال دے
دعویٰ ہے تیری چاہ کا — اس امتِ گُم راہ کا
تیرے سوا کوئی نہیں — یا رحمتہ للعالمین

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں لیکن اس سے پہلے ہم سب قاری سید صداقت علی کو مبارکباد پیش کرنا چاہتے ہیں جو کہ ابھی تلاوت قرآن پاک پیش کر رہے تھے کیونکہ یہ پہلی مرتبہ ہوا ہے کہ کسی بھی پاکستان کی اسمبلی کے قاری کو ہلال امتیاز سے نوازا گیا ہے۔اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

چیئرمینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: جناب سپیکر نے قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمائے ہیں۔

1. میاں شفیع محمد، ایم پی اے — پی پی۔258
2. جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے — پی پی۔29
3. سردار احمد علی خان دریشک، ایم پی اے — پی پی۔290
4. جناب کاشف محمود، ایم پی اے — پی پی۔241

شکریہ

تعزیت

سابقہ معزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل (مرحومہ) کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ عائشہ نواز: جناب سپیکر! ہماری ایک سابقہ ایم پی اے محترمہ پروین سکندر گل وفات پا گئی ہیں لہٰذا ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

جناب سپیکر: ہماری سابقہ ایم پی اے محترمہ پروین سکندر گل وفات پا گئی ہیں لہٰذا میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلہ پر سابقہ معزز ممبر محترمہ پروین سکندر گل (مرحومہ)
کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاعدہ 79A کے تحت قائد حزب اختلاف و دیگر گرفتار ممبران اسمبلی کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کا مطالبہ

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! اسمبلی کا اجلاس ایک ایسا فورم ہے جہاں عوام کے دکھوں کا مداوا اور عوام کو درپیش مسائل پر آواز اٹھائی جائے لیکن آج بدقسمتی سے ایسا نہیں۔ پنجاب میں جب ڈینگی مچھر کا حملہ ہوا تھا اور WHO نے کہا تھا کہ پنجاب میں خدشہ ہے کہ تقریباً 25 ہزار لوگوں کی اموات متوقع ہیں تو اس وقت جس طرح کے اقدامات خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے کئے، جس طرح ہسپتالوں میں ایمر جنسی نافذ کر کے عوام اور تمام اداروں کے ساتھ مل کر ناممکن کو ممکن کر کے دکھایا اور ڈینگی کو شکست دی۔ پنجاب میں گڈ گورننس کے نئے ریکارڈ قائم کئے گئے لیکن آج پنجاب میں اپوزیشن کی آواز کو دبایا جا رہا ہے۔ آج وہ پنجاب جس کی مثالیں اور گڈ گورننس کی باتیں دنیا کرتی تھی وہاں ڈکیتیاں، ریپ اور اس کے ساتھ ساتھ قتل کی وارداتوں میں ہوش ربا اضافہ ہو چکا ہے۔ آج پنجاب واقعی ہی پولیس سٹیٹ بن چکا ہے اور پولیس کے ہاتھوں جو کچھ یہاں پر کیا جا رہا ہے وہ اس حکومت کے نام پر ایک دھبہ ہے اور ان تمام چیزوں کی نشاندہی کرنے کے لئے اسمبلی میں آئینی اور قانونی طور پر لیڈر آف دی اپوزیشن، اپوزیشن کی آواز ہوتے ہیں۔ آپ نے جب یہاں پروڈکشن آرڈر کے لئے Rule79(A) introduce کروایا اور وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے جب اس کو یہاں پر پیش کیا تو ہم نے کھلے دل کے ساتھ آپ کے اس اقدام کو سراہا کہ آپ نے واقعی ہی ایک ایسا قدم اٹھایا ہے جو کہ جمہوریت اور اس ادارے کے لئے ایک آئینی اقدام تھا جس سے ہم سمجھتے تھے اس سے ایک توانائی آئے گی لیکن آج اس اسمبلی کی working اور اس کی credibility پر ایک سوالیہ نشان لگ چکا ہے جس طرح کہ پنجاب اور پاکستان میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ پر لگ چکا ہے۔

جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اور اپوزیشن کے ممبران آپ کی Chair سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ اور قانون جو اس اسمبلی کے ذریعے Chair نے منظور کروایا، جب وہ اپنے ہی پاس شدہ قانون پر عملدرآمد نہیں کروا سکتی تو پھر اس اسمبلی کی sanctity پر ایک سوالیہ نشان لگتا جا رہا ہے۔ آج اس حکومت کی گڈ گورننس، اِن کی نالائقی اور نااہلی پر پوری دنیا چیخ رہی ہے۔ یہاں پر منتخب نمائندے موجود ہیں اور جس طرح آج اپوزیشن کی آواز کو دبانے کی مذموم کوشش کی جا رہی ہے تو میں یہ کہوں گا کہ لیڈر آف دی اپوزیشن کا یہ استحقاق ہے کیونکہ وہ عام ممبر نہیں بلکہ وہ اپوزیشن کی آواز ہے۔ یہ آئینی تقاضا اور عہدہ ہے جس کے ذریعے انہوں نے اس اسمبلی میں آواز اٹھانی ہے، پنجاب کے عوام کے دکھوں کا مداوا کرنا ہے اور پنجاب کے عوام کی نمائندگی کرنی ہے لیکن آج آپ نے پنجاب کے لوگوں کی نمائندگی ٹھکرا دی ہے۔ آج آپ نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو یہاں پر نہ بلا کر اور پروڈکشن آرڈر جاری نہ کر کے اس اسمبلی کی working پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ آج حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے وزیر قانون جنہوں نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ یہ credit ہمارا ہے لہٰذا یہ dis-credit بھی آپ کا ہے کہ آپ نے یہ کام کر کے اس اسمبلی کو متنازع کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہاں پر محترمہ فہمیدہ ریاض کے اشعار یاد آ گئے اور کیا خوبصورت انداز میں انہوں نے فرمایا تھا کہ:

کچھ لوگ تمہیں سمجھائیں گے وہ تم کو خوف دلائیں گے
جو ہے وہ بھی کھو سکتا ہے اس راہ میں راہزن ہیں اتنے
کچھ اور یہاں ہو سکتا ہے کچھ اور تو اکثر ہوتا ہے
تم جس لمحے میں زندہ ہو یہ لمحہ تم سے زندہ ہے
یہ وقت نہیں پھر آئے گا تم اپنی کرگزرو جو ہو گا دیکھا جائے گا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں مجبور نہ کریں۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہاں پر اس اسمبلی کے اندر پنجاب کے لوگوں کی بات ہو اور اُن کے دکھوں کا مداوا ہو لیکن جب آپ یہاں پر اپوزیشن کی آواز کو دبائیں گے تو آج یہ آواز نہیں دبے گی اور کھُل کر کہے گی کہ یہاں پر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو بلایا جائے تاکہ وہ اپوزیشن اور پنجاب کی نمائندگی کرے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، سردار اویس احمد خان لغاری!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میری آپ سے ایک گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کی موجودگی میں رولز آف پروسیجر کے قاعدہ 79-A کو اپوزیشن اور اس ہاؤس کے تمام ممبران نے مل کر باالتفاق رائے پاس کیا تھا لیکن مجھے افسوس ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن اور دیگر جن صاحبان کا اس ہاؤس میں آنا ضروری تھا اُن کے لئے اس پر عمل نہیں کیا جا رہا لہٰذا مہربانی فرما کر دوبارہ اس پر غور کریں۔ جب تک لیڈر آف دی اپوزیشن یہاں ہاؤس میں نہیں آئیں گے تو میرے خیال میں ہمارا بھی یہاں بیٹھنا نامناسب ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، سردار اویس خان لغاری!

سردار اویس احمد خان لغاری:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمْ o

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمْ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ o

جناب سپیکر! رانا محمد اقبال خان کی بات کے بعد اس پوائنٹ کو explain کرنے کے لئے کوئی گنجائش تو باقی نہیں رہ جاتی لیکن میں اس ایوان کے ریکارڈ کے لئے آپ کے سامنے یہ بات ضرور گوش گزار کروں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف محض ایک پاکستانی نہیں بلکہ وہ اپنے حلقے کی عوام کا representative ہے۔ اُس کے حلقے کی عوام نے اُس کو منتخب کر کے اس ایوان کے اندر جناب کے سامنے حلف لینے کے لئے بھیجا تھا۔ حزب اختلاف کے جتنے بھی ممبران ہیں وہ اپنے اپنے حلقے سے elect ہو کر آئے تھے یعنی پنجاب کے 160 سے زیادہ حلقوں کی نمائندگی کرنے

والوں نے جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اظہارِ اعتماد کیا۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اُس عوام کی طرف سے اعتماد کیا گیا جو آج پی ٹی آئی کی چکّی کے اندر پس رہے ہیں، اُس غریب عوام کی طرف سے جن کا ڈینگی کا ٹیسٹ -/90 سے -/1200 روپے کا ہو چکا ہے اور اُس عوام کی طرف سے جن کے لئے ہم نے روڈز بنائے لیکن یہ روڈز کے shoulders تک maintain نہیں کر پا رہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر اُس عوام کی طرف سے اعتماد کیا گیا جو ساہیوال کے اندر قتل کئے جانے والے خاندانوں کی آواز کو دبایا جا رہا ہے، اُس عوام کی طرف سے جن کا مہنگائی کے اندر بیڑا غرق ہو چکا ہے، اُس عوام کی طرف سے جن کے لئے کھاد کی بوری میں -/200 روپے کا اضافہ ہو چکا ہے اور اُس عوام کی طرف سے جہاں tribal area کے پرانے سسٹم کو تہس نہس کیا جا رہا ہے حالانکہ ہم سب کی نمائندگی جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بطور اپوزیشن لیڈر اس ایوان کے اندر کرنی ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ رولز آف بزنس کا حصہ ہے جس کو جناب نے پہچانا۔ آج سے چند مہینے پہلے آپ نے اس بات کو پہچانا کیونکہ آپ کی دُور اندیشی تھی اور آپ نے ایسی روایات قائم کیں جس کے ذریعے آئندہ اگر ہماری حکومت بھی آئے گی تو ہم ان چیزوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے۔ یہ credit آپ کو جاتا تھا لیکن اب ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر! انہوں نے صحیح بات کی کہ وقت آتا جاتا رہتا ہے۔ ابھی چند ہفتے پہلے اُدھر گیلری میں دھاگے لہرانے والا بیٹھا ہوتا تھا۔ کسی دھاگے لہرانے والے نے اِن کے ممبران کو چیلنج کیا کہ جس کو نہیں پسند تو نکل جاؤ۔ اِس وقت Bureaucratic سسٹم کے اندر گورننس کا بیڑا غرق ہو رہا ہے اور وزیر اعلیٰ کے شہر کے ہیڈ کوارٹر کے اندر جنرل بس سٹینڈ کے سامنے پندرہ پندرہ فٹ کے کوڑے کے انبار لگ چکے ہیں لیکن اُس کی آواز بلند کرنے کے لئے لیڈر آف دی اپوزیشن کو یہاں ہونا چاہئے تھا۔ خواجہ محمد آصف نے قومی اسمبلی کے اندر بات کی کہ یہ اُن کے حلقے والوں کا constitutional right ہے اس لئے یہ آئین کی خلاف ورزی ہے۔

جناب سپیکر! پی ٹی آئی آج ہمارے ساتھ مل کر یہ قرار داد پاس کیوں نہیں کرتی تاکہ جو آدمی یہ کام ہونے نہیں دے رہا وہ اس بات پر convince ہو کہ یہ ہمارا آئینی حق ہے۔ آپ پاکستان اور پنجاب کی عوام سے آئین کا یہ حق کس طرح چھین سکتے ہیں؟ جب آئین نے ہی آپ کو

یہ اختیار نہیں دیا تو آپ کو یہ اختیار کس نے دیا اس لئے آپ اختیار دینے والے کا نام اور ٹیلی فون نمبر بتائیں۔(قطع کلامیاں)

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کیا دس سال ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، No cross talks آپ اُن کی بات سن لیں اور تشریف رکھیں۔ جی، سردار اویس احمد خان لغاری! آپ جاری رکھیں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! آج ہم آپ سے یہ اپیل کرتے ہیں کہ اس پر نظر ثانی کریں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کے آنے سے کیا فرق پڑ جائے گا؟ ایک اور دھاگا کھینچنے والا بھیجا جائے گا تو کیا اُس سے ڈرتے ہو؟ کیا اُن کے آنے سے حکومت گر جائے گی، اگر حکومت گرنے کا خوف ہے تو بتادیں؟ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے آنے سے مہنگائی ختم ہو جائے گی یا کیا ان کے آنے سے مہنگائی بڑھ جائے گی؟

جناب سپیکر! میں آپ سے اس لئے درخواست کر رہا ہوں کہ کیا جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے آنے سے جنوبی پنجاب محاذ active ہو جائے گا یا کیا جنوبی پنجاب کا صوبہ بن جائے گا؟ اگر آپ کو یہی خوف ہے تو اس کو باہر رکھیں اور اگر یہ خوف نہیں ہے تو ہمت کریں اور لیڈر آف دی اپوزیشن کو لانے دیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے روایت سے ہٹ کر موقع دیا کہ اپوزیشن موجودہ صورتحال پر بات کرسکے اور یقیناً اس کے بعد حکومت کی طرف سے بھی ان باتوں کا جواب دیا جائے گا۔ وقت نہیں تھا ورنہ میں سب سے پہلے آپ کے آفس کو کہتا کہ جس دن پروڈکشن آرڈر کی یہاں پر کارروائی ہوئی۔ اگر وہ کارروائی printed شکل میں اس کی ایک کاپی بنا کر ہاؤس کے تمام ممبران میں تقسیم کی جاتی تو مجھے آج کوئی لفظ دہرانے کی ضرورت نہ پڑتی۔

جناب سپیکر! میرے کانوں میں وزیر قانون کی وہ تقریر جس میں پروڈکشن آرڈر کا نیا قانون پنجاب اسمبلی میں متعارف کروانے پر نہ صرف وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان اور آپ کی ذات کے حوالے سے جس طرح یہاں تعریفیں کی

گئیں اور اس پروڈکشن آرڈر کے نئے قانون کو جس طرح سے یہاں سراہا گیا اور جس طرح سے یہ کہا گیا کہ شاید پنجاب کی تاریخ میں یہ پہلی قانون سازی ہے جو پچھلے 70 سالوں میں اس ایوان نے نہیں کی ہے تو پھر مجھے نہایت ادب سے کہنے دیجئے کہ وہ قانون سازی جو وزیر قانون کی زبان میں اور مجھے یہ بھی کہنے دیجئے کہ اس میں آپ کے چند الفاظ بھی میرے ذہن میں ہیں کہ اس موقع پر جو آپ نے ادا کئے تھے لیکن میں آپ کی مجبوریوں کو بھی سمجھتا ہوں اور پاکستان کے اندر جو اتحادوں کی سیاست ہوتی ہے، صرف اس حکومت کی حد تک نہیں بلکہ پاکستان کے اندر 70 سالوں میں جب بھیcoalitions بنتی ہیں اس کے اپنےdynamics ہوتے ہیں، آپ کی مجبوریوں کو اور پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے زبان بندی کی مصلحتوں کو میرے جیسا سیاسی کارکن سمجھتا ہے لیکن میرا سوال حکومت سے ضرور ہے کہ بقول ان کے وہ قانون جو 70 سالوں میں ایک تاریخ رقم کر رہا تھا تو مجھے کہنے دیجئے کہ آج پی ٹی آئی کی حکومت اسی ایوان کے اندر اس قانون کی دھجیاں اڑا رہی ہے جو کہ شرم کا مقام ہے۔ جب یہ قانون متعارف ہوا تو اس وقت اس ہاؤس کے دو قیدی جیل کے اندر تھے جن میں سے ایک کا نام خواجہ سلمان رفیق اور دوسرے کا نام جناب عبدالعلیم خان تھا۔

جناب سپیکر! یہ آپ کے ریکارڈ پر ہو گا کہ جتنی دیر جناب عبدالعلیم خان قید میں تھے تو کیلنڈر کے مطابق آپ کے سیشن تو ہوتے ہی ہیں لیکن ذرا ریکارڈ نکلوائیے کہ session to sessionیعنی ایک سیشن کی تاریخ ہوئی آخری دن اور اگلے سیشن کے پہلے دن کے درمیان اگر ڈیڑھ ماہ کا وقفہ ہے تو میں چیلنج کر رہا ہوں ریکارڈ نکلوائیے، ڈیڑھ ماہ اس ہاؤس کی کوئی نہ کوئی کمیٹی بنا کر خواجہ سلمان رفیق، میں پہلے نام لوں گا اور جناب عبدالعلیم خان کو نیب سے لا کر ان کمیٹیوں میں ان کی حاضری کو یقینی بنایا گیا جس کے اوپر بجا طور پر حکومت اور اپوزیشن نے فخر کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! پھر اچانک کیا ہوا، کہاں سے یہ صدا آئی؟ کہاں سے یہ حکم آیا کہ جب جناب محمد حمزہ شہباز شریف گرفتار ہوتے ہیں، بالکل انہیں بھی بلایا گیا لیکن پھر وہ سٹوری، اس ملک کی سیاست کا وہ شرمناک باب کہ پھر پنجاب حکومت کو وہ حکم کہاں سے آیا؟ پھر جب ہم یہ کہتے ہیں کہ صوبہ پنجاب سے نہیں چلایا جا رہا، جب ہم یہ کہتے ہیں کہ صوبے کی طنابیں اور اس کی ڈوریاں کہیں اور ہیں تو پھر اس بات پر غصہ کیا جاتا ہے تو میرا سوال ہے کہ ایک سیشن میں ان کے پروڈکشن آرڈر بھی جاری ہوتے ہیں جناب محمد حمزہ شہباز شریف آتے ہیں اور ان کے ساتھ جناب عبدالعلیم

خان کے بھی پروڈکشن آرڈر جاری ہوتے ہیں لیکن پھر وہ حکم کہاں سے آتا ہے؟ پاکستانی سیاست کا جو یہ راز ہے، مجھے یقین ہے کہ میرے پاس بھی نہیں ہے اور وہ راز وزیر قانون کے پاس بھی نہیں ہے۔ اس راز کے کسٹوڈین جو ہیں اور اس راز کے سب سے بڑے گواہ جو ہیں وہ جناب سپیکر آپ ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ وہ حکم کہاں سے آیا۔ وہ حکم کس طرح سے چلا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے پروڈکشن آرڈر جاری نہیں کرنے اور اس حکم کی زد میں پھر سلمان رفیق بھی آتے ہیں اور پھر اس کی زد میں سبطین خان بھی آتے ہیں۔ وہ حکم کہاں سے آتا ہے؟ وہ کتنا کوئی طاقتور حکم ہے جو اس پنجاب حکومت سے زیادہ طاقتور ہے؟

جناب سپیکر! یہ جو سارے نیب کے قیدی ہیں، جناب عبدالعلیم خان جو کہ میرا بڑا اچھا بھائی اور بڑا اچھا دوست ہے اور جناب محمد سبطین خان انتہائی شریف آدمی ہیں لیکن یہ جو سارے نیب کے قیدی ہیں۔ یہ نیب کا احتساب جو ہے تو تین واقعات نے پاکستان کے نیب کی کارکردگی کو کھول کر رکھ دیا۔ پہلا واقعہ چیئرمین نیب کا چودھری جاوید کو انٹرویو کہ آنے والے دنوں میں فلاں فلاں گرفتار ہوگا اور وہ سٹوری اسی طرح سے ہوتی ہے۔ پھر ان کا یہ کہنا کہ میں اتحادیوں کو پکڑوں تو پنجاب حکومت ہل جاتی ہے تو میری مجبوری ہے۔ یہ چیئرمین نیب کا بیان on record ہے۔ یہ چیئرمین نیب on record ہے کہ پنجاب حکومت میں اگر اتحادیوں کی طرف میرا نیب جائے تو پنجاب حکومت نہیں رہتی اور اگر مرکز کی طرف جائے تو مرکز نہیں رہتا۔ یہ ایک انٹرویو پاکستان کے اندر اس احتساب کو ننگا کر رہا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ارشد ملک کی ایک وڈیو آتی ہے جس کے اوپر پاکستان کی عدلیہ بھی متحرک ہوتی ہے اور اس کے اوپر نئے نئے زاویے نکالے جاتے ہیں لیکن ایک وڈیو چیئرمین نیب کی آتی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ میں جب احتساب کرتا ہوں تو سر سے پاؤں تک کرتا ہوں۔ جس پر کوئی ازخود نوٹس نہیں ہوتا اور اس کے اوپر کوئی زاویہ نہیں نکالا جاتا۔ یہ ہے اس ملک کے اندر احتساب کی کہانی اور یہ جو یک طرفہ احتساب ہے اس کے قیدی اس ہاؤس کے گرفتار ممبران ہیں یعنی وہ اس کے قیدی ہیں۔

جناب سپیکر!میں آخر میں یہ کہوں گا کہ جناب محمد حمزہ شہباز شریف کی آواز، جناب آصف علی زرداری کی آواز، محترمہ فریال تالپور کی آواز، جناب شاہد خاقان عباسی کی آواز اور میں کہہ دوں کہ جب آپ وزیر اعلیٰ پنجاب تھے تو آپ کے دور میں بھی ایک شخص جس کا نام رانا ثناء اللہ تھا، کو جس انداز میں گرفتار کر کے رکھا گیا جو کہ بعد میں صوبے کا وزیر قانون رہا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے شیم شیم کی آوازیں)

جناب سپیکر: آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!صرف آخری بات آپ سے کہنا چاہتا ہوں۔۔۔(شوروغل)

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہمیں جواب دینے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین!آپ ابھی بیٹھ جائیں بات نہ کریں آپ کو پورا موقع دیں گے آپ اُس وقت جواب دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!آپ کا بہت شکریہ اور جو نیب کے قابو آیا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں اب اس پر بات ہو گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!اب میں اس سے آگے جا رہا ہوں اور جو قابو نہیں آیا اُس کو رانا ثناء اللہ بنایا گیا۔ میرا آخری سوال آپ سے نہیں ہے یہ جو فرنٹ میں منسٹرز بیٹھے ہیں میں کہتا ہوں کہ وقت بدلتا رہتا ہے اور رانا ثناء اللہ انشاءاللہ تعالیٰ دوبارہ آئے گا تو مجھے بتائیں یہ پاکستان کی سیاست کی کیا روایت ہو گی کہ اُن پر تو منشیات کا جھوٹا مقدمہ ہے اور ان پر سچے مقدمے بنیں گے۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے اب سید حسن مرتضیٰ پیپلز پارٹی کی نمائندگی کریں گے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!آج جس issue پر بات ہو رہی ہے وہ انتہائی sensitive issue ہے۔ آج ہمارے ملکی حالات بھی تقاضا کرتے ہیں کہ ہم سب میں ہم آہنگی ہونی چاہئے لیکن جب بھی بات ہوتی ہے تو حکومتی روّیہ اس طرح کا ہوتا ہے کہ ہاؤس کا ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ اپوزیشن کو بات کرنے کا حق ہے، ہم اپنے اپنے حلقوں سے ووٹ لے کر آئے ہیں اور اپنے حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں، ہمیں بات کرنے کا برابر حق ہے اگر ہم غلط بات کر رہے ہیں تو اپنی باری پر

حکومت اُس کا جواب دے یہ کوئی مناسب روّیہ نہیں ہے کہ جب ایک طرف سے بات ہو رہی ہو اور اُس میں فقرے بازی ہو رہی ہو، قہقہے لگ رہے ہوں، تمسخر اُڑایا جا رہا ہو یہ مناسب چیز نہیں ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے پہلے دن سے اس قانون سازی میں بھی پہل کی اور آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ جناب سپیکر آپ کا جو ماضی ہے اُس میں آپ کے ساتھ بھی زیادتیاں ہوئی ہیں آپ اُس وقت پروڈکشن آرڈر مانگتے رہے آپ کو نہ دیئے گئے اور آپ نے۔۔۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! اُدھر سے پنسلیں ماری جا رہی ہیں، انہیں سمجھائیں۔

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں۔

(اس مرحلہ پر ایک معزز ممبر نے ایک چٹ جناب سپیکر کو بھجوائی)

جناب سپیکر: یہ چٹ کس معزز ممبر نے بھیجی ہے؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے بھجوائی ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے چٹ دی ہے۔ آپ ایک منٹ کے لئے کھڑے ہوں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: یہ چٹ آپ نے دی ہے بڑا ہی افسوس ہے اس طرح کی بات لکھتے ہیں؟

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ چٹ بند کر کے بھیجی تھی۔

جناب سپیکر: یہ بند کر کے بھیجنے والی چِٹ تھی یہ بُری بات ہے۔ میری بات سنیں سارے معزز ممبران کا احترام ایک جیسا ہے چاہے وہ اپوزیشن کے ہیں چاہے وہ گورنمنٹ کے ہیں۔ آپ معذرت کریں آپ نے جو لکھا ہے وہ میں یہاں نہیں سناؤں گا۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت کروں گا۔

جناب سپیکر: معزز ممبر کا مائیک on کیا جائے۔ جی، آپ معذرت کریں۔ معزز ممبران خاموشی سے ذرا سن لیں۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! میں نے چونکہ آپ کو mention کیا تھا اس لئے میں آپ ہی سے معذرت چاہتا ہوں اگر اس چٹ کی وجہ سے آپ یہ سمجھتے ہیں کہ معزز ممبران کی عزت میں کوئی کمی آئی ہے تو پھر باقی ممبرز کو بھی چاہئے کہ سب کی ایک جیسی عزت کریں۔

جناب سپیکر: نہیں وہ علیحدہ چیز ہے آپ نے جو لکھا ہے یہ کبھی کسی ممبر نے نہیں لکھا اور کسی کے بارے میں اس طرح کی بات نہیں کرنی چاہئے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! چونکہ ابھی بات ہو رہی تھی تو اب میں نے آپ سے معذرت کر لی ہے۔

جناب سپیکر: غلط بات ہے۔

جناب خالد محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جی، Order in the House۔ سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے بہت بڑا دل کیا، ایک تاریخ رقم کی اور اس قانون سازی کو یقینی بنایا اور پھر اُس پر عملدرآمد بھی کیا لیکن پھر اچانک جیسے معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان کہہ رہے تھے کہ کہیں سے صدا بلند ہوئی، کہیں سے حکم نامہ آیا کہ یہ پروڈکشن آرڈرز بند کر دیئے جائیں اور اچانک وہ قانون ہوتے ہوئے بھی۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ سپیکر کا اختیار مجروح کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ مجھے بات کر لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ذرا بات سن لیں۔ آپ ایک سیکنڈ کے لئے کھڑے ہوں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے میں بڑی دیر سے برداشت کر رہا ہوں۔ اب اگر آپ نے اس طرح کیا تو میں آپ کو ہاؤس سے نکال دوں گا۔ اب آپ بیٹھ جائیں اور جب آپ کو کہا جائے گا کہ آپ ان کا جواب دیں تو اُس وقت آپ جواب دے دینا۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! آپ ہمیں موقع دے دیں۔

جناب سپیکر: آپ لکھتے جائیں جو آپ نے کہنا ہے۔اب آپ بیٹھ جائیں اب آپ نے نہیں بولنا۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پروڈکشن آرڈر کسی ایک شخص کے لئے نہیں ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اُس کے حلقے کی حق نمائندگی سلب کرنے کے مترادف ہے کہ اُس کو اگر ایوان میں نہ آنے دیا جائے، بات نہ کرنے دی جائے، اُس کا مؤقف نہ سنا جائے اس سے محرومیاں جنم لیتی ہیں اور جب ہم بات کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ سندھ میں یہ زیادتی ہو رہی ہے تو ہمارے یہی بہن بھائی کہتے ہیں کہ آپ سندھ کی بات کیوں کرتے ہیں، سندھ میں سے جا کر کچرا اٹھا لیں، سندھ میں جا کر تھر کو ٹھیک کرلیں۔ ہر کام کا ایک موقع ہوتا ہے، ہر بات کی ایک مناسبت ہوتی ہے اس کے حوالے سے اگر بات ہو تو اس ہاؤس کا کبھی بھی تقدس پامال نہ ہو۔ کسی ممبر کی discrimination ہو اور نہ کسی کے ساتھ زیادتی ہو۔ ہمارے لیڈر جناب آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور کو تین مہینے ہو گئے ہیں ان کے اوپر آج تک کوئی فرد جرم عائد ہوا اور نہ کوئی عدالت میں ریفرنس پیش کیا گیا۔ ہر تاریخ پر جج کہتا ہے کہ ان پر کوئی الزامات ثابت کرو، کوئی فرد جرم عائد کرو، اس کیس کو آگے کیسے بڑھانا ہے۔ جو اربوں کی بات تھی آج وہ ڈیڑھ دو کروڑ پر آ گئی ہے۔

جناب سپیکر! وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یہی ثابت ہوا ہے باقی ہم ثابت نہیں کر سکے اور یہ اُس کا بھی ریفرنس نہیں لا سکے۔ انتہائی شرم کی بات ہے کہ سندھ اسمبلی محترمہ فریال تالپور کے پروڈکشن آرڈر جاری کرتی ہے اور ہماری پنجاب حکومت جس نے اغواء برائے تاوان کیا ہوا ہے۔ جن کا مقدمہ سندھ کا ہے، جن کے گواہ اور مدعی سندھ کے ہیں، جائے وقوعہ سندھ کا ہے اُن کو پنجاب کے اندر اڈیالہ جیل میں بند کیا ہوا ہے۔ اڈیالہ جیل کا ماضی گواہ ہے، یہ وہ جڑواں شہر ہے جہاں ہمارے چھوٹے صوبوں کی قیادتوں کے قتل ہوتے رہے ہیں۔ اس شہر کی تاریخ اگر دیکھی جائے تو لیاقت علی خان کو بھی وہیں شہید کیا گیا، ذوالفقار علی بھٹو کو بھی وہیں شہید کیا گیا، محترمہ بے نظیر بھٹو کو بھی وہیں شہید کیا گیا اور آج پھر اسی شہر کی جیل کے اندر جناب آصف علی زرداری

اور محترمہ فریال تالپور کو بند کیا گیا ہے۔ہم صوبائیت پر یقین نہیں رکھتے، ہم وفاق کی علامت ہیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے اس ملک کے وفاق کو مضبوط بنایا ہے۔ ہم نے اٹھارہویں ترمیم منظور کر کے ان قوتوں کو اقتدار میں داخل ہونے کے راستے بند کئے ہیں۔ ہم نے این ایف سی ایوارڈ سے اس ملک کے وفاق کو مضبوط کیا ہے۔ہمیں ناکردہ گناہوں کی سزا نہیں ملنی چاہئے۔

جناب سپیکر!میں آج اس ہاؤس میں مطالبہ کرتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی قیادتیں میاں محمد نواز شریف، محترمہ مریم نواز، میاں محمد حمزہ شہباز شریف، جناب شاہد خاقان عباسی، رانا ثناء اللہ خان، خواجہ سعد رفیق، خواجہ سلمان رفیق بشمول جناب آصف علی زرداری اور محترمہ فریال تالپور ان تمام کے ساتھ انصاف ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!میں یہاں یہ کہنا بجا سمجھتا ہوں کہ وفاقی وزراء اپنے محکموں کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔کسی محکمے میں 40۔ارب روپے کا خسارہ ہے، کسی محکمے میں 60۔ارب روپے کا خسارہ ہے ملک کی معیشت ڈوب رہی ہے۔وہ میڈیا اور اسمبلی میں آکر اپوزیشن کی قیادتوں پر تنقید اور ان کے مقدمات کو discuss کر کے اپنی نوکریاں پکی کروا رہے ہیں۔وہ اس ملک کو کمزور کر رہے ہیں، اس ملک کی معیشت کو کمزور کر رہے ہیں، اس ملک میں انسانی حقوق، جمہوری حقوق اور سیاسی حقوق کی پامالی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر!میرا مطالبہ ہے کہ تمام اسیران جمہوریت کسی بھی کرپشن میں ملوث ہیں اور نہ ان پر کوئی کرپشن ثابت ہوئی ہے لہٰذا ان کو ہاؤس میں آنے کی اجازت دی جائے اور ان کے پروڈکشن آرڈرز جاری کئے جائیں تاکہ وہ یہاں آکر اپنے حلقوں کی نمائندگی کر سکیں۔بہت شکریہ

جناب سپیکر: اب ذرا مختصر بات کر لیں۔جی، خواجہ عمران نذیر!

خواجہ عمران نذیر:

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ o

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

جناب سپیکر! آپ کا بے حد شکریہ۔ سب سے پہلے تو مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آج اس ہاؤس میں جو بات ہو رہی ہے ہم سب کو جو اِس طرف بیٹھے ہوئے ہیں اور جو اُس طرف بیٹھے ہوئے ہیں یہ سوچنا چاہئے کہ پنجاب کے 12 کروڑ عوام کا یہ ہاؤس ان کی امیدوں کا مرکز ہے۔ وہ ہماری طرف اپنے معاملات کے حل کے لئے دیکھتے ہیں اس لئے ہمیں چاہئے کہ کم از کم اس وقت ہم ضرور سنجیدگی اختیار کریں۔ آج کسی کو کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ عوام شدید تکلیف اور اذیت میں ہے، مہنگائی کا جن ان کو قابو کئے ہوئے ہے۔ اگر آج میں ہیلتھ کیئر پر بات کروں تو عالم یہ ہے کہ عوام پر سرکاری ہسپتالوں کے دروازوں کو بند کرنے کی پوری تیاری اللہ کے فضل سے کی ہوئی ہے۔ آج وہ ٹیسٹ جو کبھی سستے ہوا کرتے تھے مہنگے کر دیئے گئے ہیں۔ وہ میڈیسن جو کبھی غریب کی پہنچ میں تھی وہ تین تین مرتبہ مہنگی کر دی گئی۔ آج اس ملک میں وہ پولیو جس کو ڈیڑھ برس پہلے ہماری حکومت دو یا تین کیسز وفاق میں چھوڑ کر گئی تھی آج 62 کیس وفاق کا منہ چڑا رہے ہیں۔ آج اس ہاؤس میں ڈینگی کی بات بار بار ہوئی۔ مجھے شدید تکلیف ہے کہ وہ خواجہ سلمان رفیق جس کی امانت اور دیانت کی قسم میں اور سارا ہاؤس دے سکتا ہے آج اس کو پابند سلاسل کیا ہوا ہے۔ آج اس شخص کو، اس نیک آدمی کو زندان کے پیچھے ڈالا ہوا ہے اور حالت یہ ہے کہ ہم اس بات کا ادراک نہیں کرتے کہ ہم یہاں پر بڑے آرام سے ایک دوسرے پر چور کا نعرہ لگا دیتے ہیں۔ Politician وہ طبقہ ہے جو سب سے زیادہ احتساب کا شکار ہوتا ہے، جو ہر پانچ سال بعد اپنی عوام کے دروازے کو knock کرکے ان سے سوال کرتا ہے اور اپنا احتساب کرواتا ہے۔

جناب سپیکر! آپ ایک بڑے سیاسی خاندان سے ہیں آپ سے زیادہ کون اس بات کو جانتا ہے کہ politicians ہی ایک دوسرے کی عزت اچھالتے ہیں۔ آگے ہماری کون سی بہت زیادہ عزت ہے جو ہم ایک دوسرے کی اچھالتے ہیں؟ ہمیں مل کر معاملات کو حل کرنا سیکھنا ہوگا اور ہمیں معاملات کو خوش اسلوبی سے چلانا سیکھنا ہوگا۔ آج اگر کسی سے ڈینگی پر کام نہیں ہو رہا ہے تو

پھر سلمان رفیق کو پروڈکشن آرڈر پر بلائیں اور ان سے تھوڑی سی ٹیوشن لے لیں انشاء اللہ تعالیٰ کام ہو جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج انا کو پیچھے چھوڑیں اور اس صوبے کے لوگوں کی طرف دیکھیں۔ راولپنڈی کے ایم پی اے یہاں بیٹھے ہوں گے، آج جس عورت کی death ہوئی ہے کیا وہ ہمارے سسٹم پر منہ نہیں چڑا رہی ہے؟ آج ہمیں سنجیدگی سے ان معاملات کو دیکھنا چاہئے۔ یہ جو پروڈکشن آرڈر کی بات ہو رہی ہے مجھے سمجھ یہ نہیں آتی کہ وہ لیڈر آف دی اپوزیشن جس نے یہاں آکر عوام کی بات کرنی ہے آج ہم اس لئے ان کے پروڈکشن آرڈر نہیں کرتے کہ اس طرح کرنے سے اُن کی رہائی ہو جائے گی؟ ہم تو یہ مانتے ہیں کہ یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے اور اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اسے تسلیم کرتا ہوں اور ہر کوئی تسلیم کرے گا۔ یہ کام پہلے ہو جانا چاہئے تھا جو نہیں ہو سکا یہ کریڈٹ اللہ نے آپ کو دیا ہے اور یہ آپ کی سپیکر شپ کے دور میں ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آج یقین کریں کہ یہ ہاؤس آپ کی پشت پر کھڑا ہے۔ جناب محمد بشارت راجا ماشاء اللہ میرے بھائی ہیں، وزیر قانون ہیں اُن سے پوچھیں کہ کوئی بھی شخص جس پر الزام لگتا ہے اور اس کا ٹرائل ہوتا ہے جب تک اس پر الزام ثابت نہ ہو جائے ہم اس کو مجرم نہیں کہہ سکتے۔ کیوں جناب محمد سبطین خان سے زیادتی کی جا رہی ہے؟ وہ مجرم نہیں ہیں ان پر صرف الزام ہے۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف پر الزام ہے، خواجہ سلمان رفیق پر الزام ہے۔ جب یہ الزام ثابت ہو جائے گا پھر تو بات ہی نہیں رہے گی لیکن مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کیوں پروڈکشن آرڈر کو political blackmailing کا ہتھیار بنایا جا رہا ہے؟ یہ بالکل نہیں ہونا چاہئے۔ اس پنجاب اسمبلی نے آپ کی سپیکر شپ کے اندر پروڈکشن آرڈر کا جو تاریخی فیصلہ کیا تھا اس پر من و عن عمل ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں پھر یہ کہوں گا کہ محض الزامات کی بنیاد پر ہمیں کسی شخص کی تضحیک نہیں کرنی چاہئے۔ اگر الزامات ہی کی بات ہے تو پھر مجھے بتائیں کہ کیا ہیلی کاپٹر کے استعمال کا الزام وزیر اعظم پر نہیں ہے، کیا جناب پرویز خٹک پر الزام نہیں ہے، کیا جناب جہانگیر ترین پر الزام

نہیں ہے اور کیا دوسرے لوگوں پر الزام نہیں ہے؟ اگر ہم انگلیاں اٹھانا شروع کریں گے تو پھر بات دور تک جائے گی۔ ہمیں اس بات کو بڑی شائستگی اور بڑے اچھے طریقے سے سمیٹنا چاہیے۔ جیسے آج debate ہو رہی ہے آپ پروڈکشن آرڈر جاری کروائیں ہم بالکل آپ کا ساتھ دیں گے۔ آپ پروڈکشن آرڈر جناب محمد حمزہ شہباز شریف کے جاری کروائیں، جناب محمد سبطین خان کے جاری کروائیں اور خواجہ سلمان رفیق کے جاری کروائیں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کر کے اجازت چاہوں گا کہ یہاں جو ڈینگی کی بات ہوئی ہے تو اس وقت ڈینگی پر خوف کی فضا پھیلی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی دورائے نہیں ہے کہ جب ڈینگی آیا تھا تو سری لنکن ہمیں اپنا سبق پڑھانے آئے تھے اور یقین کریں کہ جب دو برس کے بعد ہم سری لنکا گئے تو انہوں نے کہا کہ پہلے ہم آئے تھے آپ کو سبق پڑھانے اور اب ہم آپ سے سبق سیکھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے اس پر کیسے کام کیا تھا تو آج ہمیں مل کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی انا کے خول سے باہر نکلیں، کوئی شخص کسی چیز کا چیمپئین نہیں ہوتا اور ہر شخص کو سیکھنے کی ضرورت ہوتی ہے تو آئیں سیکھیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ ہم سیکھانے کے لئے تیار ہیں، ہم پڑھانے کو تیار ہیں اور اللہ کے فضل سے ہم چلانے کو بھی تیار ہیں۔ شکریہ

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! میرا خیال ہے کہ نماز کا وقفہ کرنے سے پہلے آپ ان کی ساری باتوں کا جواب دے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، جی!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے آپ کبھی بات کرنے نہیں دیتے۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا چلیں، آپ بات کر لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! speeches تو کافی ہو گئی ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں speech نہیں کرنے لگا بلکہ میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ جناب محمد بشارت راجا! جے گل کرلاں تاں مارو گے تو نہیں، آج کل یہی کہا جاتا ہے اور جیسے صلاح الدین نے کہا تھا کہ مارو گے تو نہیں۔۔۔

میں تو اس بات پہ خاموش ہوں کہ تماشا نہ بنے
اور تو سمجھتا ہے کہ مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

جناب سپیکر! آپ کی absence میں یہاں پر نہ صرف میرے ساتھ بلکہ پورے پاکستان کی minorities کے ساتھ اس طرح کا تمسخر اور ایسی باتیں کی گئیں، آپ ادھر نہیں تھے، آپ سے جناب محمد بشارت راجا بات کرتے رہے لیکن آپ سے بات نہ ہو سکی۔ میں بھی ان کے پاس گیا، آج پھر ہمارا ایک لڑکا یہاں پر جس طرح صلاح الدین کو مارا ہے اسی طرح عامر مسیح کو مارا ہے اور جب وہ مر گیا تو اس کے منہ میں پیشاب کیا گیا۔ آج اس حوالے سے میرا توجہ دلاؤ نوٹس نہیں آنے دیا گیا۔

جناب سپیکر! یہ میری bad luck ہے یا کسی اور کی good luck ہے۔ مجھے نہیں پتا یہ luck ہے یا کیا ہے لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں بالکل خاموش رہنا چاہتا ہوں کہ ہم already پاکستان minorities کے لوگ پاکستان کے بازو اور بدن ہیں۔ ہم سب کشمیر پر ایک دوسرے کے ساتھ ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہم جنگ لڑ رہے ہیں لیکن خدا کے لئے ان کو سمجھائیں کہ یہ minorities کے ساتھ اس طرح کی زیادتی نہ کریں اس کا Internationally بڑا negative impact جاتا ہے اور یہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ کون کون سے لوگ پھر باہر کیا لکھتے ہیں اور میرے پاس وہ سارا کچھ موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے ایک humble submission کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو پروڈکشن آرڈر کی بات بہت ہو گئی، آپ نے جو حکم کیا وہ میرے لئے سر تسلیم خم ہے لیکن میں نے کافی دنوں سے عامر مسیح کا توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا اور پولیس نے ثابت کیا۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکر گزار ہوں کہ یہ ان کے گھر گئے، انہوں نے وہاں پر بیان بھی دیا کہ پنجاب پولیس نے واقعی ظلم کیا ہے اور میں ان کا بہت شکر گزار ہوں۔ اس کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں لیکن ہم minorities کو بولنے کے لئے، مجھے نہیں پتا کہ what is the mysterious mystery اس میں کیا پُر اسرار راز ہے کہ مجھے کیوں نہیں بولنے دیا جاتا یا ہماری minorities کے باقی نمائندوں کو لیکن میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا اور اس بات کے ساتھ کہ:

نویں کہانی لے کے آیا جیہڑا وی دن چڑھیا
اج اوہنے اپنا کیتا میرے متھے مڑھیا
تے بلی وچ کپاہ دے وڑ گئی سارے رولا پاندے او
اودا وی کجھ کرلو جہیڑا سور کمادے وڑیا

جناب سپیکر: آپ یہ بتائیں گے کہ ہوا کیا تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! تھانہ شمالی چھاؤنی عامر مسیح کو 2 تاریخ کو پولیس نے مارا ہے---

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جب منسٹر صاحب گئے تھے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بندے ابھی تک گرفتار نہیں ہوئے، ایک توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا کہ ایک بندہ گرفتار ہے اور باقی ابھی نہیں ہوئے---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کا کیا ہوا تھا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! عامر مسیح کو تھانہ شمالی چھاؤنی میں ایک گمنام درخواست پر گرفتار کیا گیا اور پھر اس پر اس طرح کا تشدد کیا گیا even then اس کے بعد اس کی CCTV videos بھی آئی ہیں جس میں اس کو جب پولیس والے ہسپتال لے گئے تو وہاں اس سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا تھا تو اس پر وہاں بھی تشدد کیا گیا لیکن اس کے بعد پولیس اس کو چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ہم وہاں خود گئے ہیں بلکہ جب تک اس کو دفنایا نہیں گیا میں ان کے گھر رہا

ہوں۔اس کے بعد گورنر پنجاب بھی میرے ساتھ ان کے گھر گئے ہیں اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ یہ اتنا بڑا واقعہ تھا۔۔۔

جناب سپیکر: گورنر صاحب اور آپ بھی گئے تو پھر ایکشن کیا ہوا؟

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! ایکشن یہ ہوا کہ ایس ایس پی انوسٹی گیشن کو معطل کر دیا گیا، ایس ایچ او کو گرفتار کر لیا گیا، اس کے باقی ساتھیوں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے، کچھ فرار ہیں اور جنہوں نے عدالت سے bail کروائی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! اب آئی جی صاحب خود کہتے تھے کہ میں اس کا مدعی ہوں کیونکہ میڈیکل رپورٹ کے مطابق اس پر تشدد ثابت ہو چکا ہے باقی جو محکمانہ کارروائی ہے، وزیراعلیٰ اور گورنر صاحب نے خود کہا ہے کہ ہم ان کی مدد کریں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ ساری بات تو بتا رہے ہیں۔ اب آپ کی کیا ڈیمانڈ ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ایک ملزم گرفتار ہوا ہے اور پانچ ملزمان دندناتے پھر رہے ہیں، جس میں ایک انسپکٹر ہے، چار کانسٹیبل ہیں اور ان کو گرفتار نہیں کیا جا رہا۔

جناب سپیکر: جی، ایک تو یہ ہو گیا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! دوسرا منسٹر صاحب صرف مجھے اتنا بتا دیں کہ کیا اس مرے ہوئے کے منہ میں پیشاب کیا گیا یا نہیں؟ ورنہ میں ثابت کر دوں گا۔ Even گورنر صاحب نے بھی ان کو pressurize کیا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ہم بات کر رہے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب اعجاز مسیح): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ وہ بات بعد کی کر رہے ہیں، یہ بعد میں گئے ہیں اور ہم سارے واقعے میں ان کے گھر والوں کے ساتھ رہے ہیں، ان کی بیوہ کے ساتھ رہے ہیں۔ دیکھیں! ایک واقعہ ہو گیا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا! ابھی اس کی انوسٹی گیشن چل رہی ہے اس کا کیا بنا؟

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جب میں بات کروں گا تو اس کا بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے۔ ہم اس کو follow کریں گے آپ بے فکر ہو جائیں۔ جناب محمد بشارت راجا! اب آپ ذرا دوسرے issue کے ساتھ اس کا بھی جواب دے دیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ بات شروع ہوئی تھی پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے لیکن معزز اراکین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ڈینگی کی بات بھی کی، صوبے کو پولیس اسٹیٹ بنانے کی بھی بات کی اور اس کے علاوہ انہوں نے بہت ساری باتیں کیں تو میں مختصراً یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ جہاں تک ڈینگی کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! آپ اس بات کے شاہد ہیں کہ ابھی جب ہم آپ کے چیمبر میں موجود تھے تو میری منسٹر ہیلتھ صاحبہ سے بات ہوئی اور چونکہ میرا تعلق راولپنڈی سے ہے میں نے ان کی خدمت میں یہ عرض کی کہ وہاں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے اور وہاں پر مزید بیڈز کی ضرورت ہے۔ یہ میرا خیال ہے کہ راولپنڈی کے تین چار دورے کر چکی ہیں اور خود سارے معاملات کو دیکھ رہی ہیں۔

جناب سپیکر! لیکن میں ایک راولپنڈی کا فرد ہونے کے ناتے اور یہاں راولپنڈی کے سارے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ اگر پچھلے دس سالوں کے دوران راولپنڈی کے ہسپتالوں پر توجہ دی جاتی تو آج وہاں پر ہمارے ہسپتالوں میں ایک بیڈ پر تین تین مریض نہ ہوتے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میری گزارش آپ سن لیں۔ راولپنڈی کے عوام کو 90- ارب روپے کی میٹرو دے دی گئی۔ میٹرو ہماری ضرورت نہیں تھی، ہماری ضرورت صحت کی سہولتیں ہیں، ہماری ضرورت تعلیم ہے اور ہماری ضرورت پینے کا صاف پانی ہے، اس کو چھوڑ کر ان کی ترجیحات جو تھیں

کہ انہوں نے ہمیں میٹرو دے دی اور آج ہسپتالوں میں ایک بیڈ پر ہمارے تین تین مریض پڑے ہوئے ہیں۔ اب کیا کریں، اب گورنمنٹ کو وہ facilities improve کرنے کے لئے وقت لگے گا۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کاش! آپ کی حکومت فیصلے کرتے وقت عوام کی ترجیحات کا احساس کرتی اور محض خوشنودی کے لئے ایسے منصوبے نہ بناتی جو فوٹو میں نظر آجائیں لیکن درحقیقت ان کا عوام کو کوئی فائدہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! یہاں کہا گیا کہ پنجاب کو پولیس سٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ ابھی معزز ممبر نے آپ کے سامنے ایک واقعہ کی نشاندہی کی جس کا بینارٹیز کے ہمارے متعلقہ منسٹر نے جواب دیا۔ انہوں نے اپنے جواب میں فرمایا کہ ایس پی کے خلاف کارروائی ہو چکی ہے اور متعلقہ پولیس والے گرفتار ہو چکے ہیں۔ ساہیوال کا واقعہ ہوا آج اس واقعہ کے سارے ذمہ دار جیلوں میں ہیں اور trial face کر رہے ہیں۔ ابھی خانپور کا recent واقعہ ہوا ہے اس میں ڈی پی او سے لے کر سب انسپکٹر تک تمام معطل ہو چکے ہیں، ان کے خلاف مقدمات درج ہو چکے ہیں، وہ گرفتار ہو چکے ہیں اور trial face کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا کے لئے میں آپ سے ایک سوال کر سکتا ہوں کہ ماڈل ٹاؤن میں 14 لوگ مرے تھے وہ کوئی کیڑے مکوڑے نہیں تھے بلکہ انسان تھے۔ اس میں سیاست کی کوئی بات نہیں ہے، کیا اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو اس بات کا احساس نہیں تھا کہ انسانوں کو قتل کیا گیا ہے؟ کیا اس وقت پولیس والوں کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا جا سکتا تھا، کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہے اگر آج کا وزیر اعلیٰ اپنے پولیس افسروں کو گرفتار کروا سکتا ہے، ان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے تو اس وقت کے وزیر اعلیٰ کو کیا امر مانع تھا کہ وہ اپنے پولیس افسروں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتا تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ احساس کی بات ہوتی ہے، اگر انسان کے اندر احساس ہو تو پھر تو ایسے فیصلے کرتا ہے اگر احساس نہ ہو تو پھر وہ ایسے فیصلے نہیں کر سکتا میرے بھائی سردار اویس احمد خان لغاری تشریف لے جا چکے ہیں انہوں نے کہا کہ ڈیرہ غازی خان میں کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ میرے بھائی! آپ تشریف لے جا چکے ہو لیکن آپ تاریخ کو نہیں بدل سکتے، وہی ڈیرہ غازی خان جس میں سے صدر پاکستان رہے، جس میں سے وزیر اعلیٰ بھی رہے، جس میں سے گورنر بھی

رہے لیکن وہاں ایک کارڈیک سنٹر نہیں بنا سکے۔آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر کارڈیک سنٹر بنایا ہے، آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں پر یونیورسٹی دی ہے، آج جناب عثمان احمد خان بُزدار نے وہاں سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا سسٹم قائم کیا ہے اور وہاں پر اربوں روپے کی لاگت سے میگا پراجیکٹس شروع کئے گئے ہیں۔یہ بات ہے احساس کی،اگر سردار اویس احمد لغاری موجود ہوتے تو میں ان سے پوچھتا کہ اس وقت کیا امر مانع تھا؟

رانا محمد اقبال خان: سردار اویس احمد خان لغاری نماز پڑھنے گئے ہیں ابھی آجاتے ہیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ان کی جگہ آپ جواب دے دیں کہ کیا امر مانع تھا کہ اس وقت اربوں روپے کے پراجیکٹس ادھر نہیں دیئے۔کیا ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کا یونیورسٹی کا حق نہیں تھا؟ اس وقت یہ حق نہیں دیا گیا لیکن آج وہ حق دیا گیا ہے۔یہ کس نے دیا ہے؟ بجائے اس کے آپ اس شخص کی تعریف کریں آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں کوڑے کے ڈھیر ہیں انشاءاللہ تعالیٰ کوڑے کے ڈھیر صاف ہوں گے اور دیگر کوڑا بھی وہاں سے صاف ہو کر رہے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان یہاں سے تشریف لے جاچکے ہیں انہوں نے نیب کے حوالے سے کہا کہ عجب کہانی ہے نیب کی۔میرے بھائی! یہ عجب کہانی شروع کس نے کی تھی؟ جناب عمران خان نے شروع کی تھی،نہ ہی جناب عثمان احمد خان بُزدار نے شروع کی تھی۔ نیب کے چیئرمین کس نے لگائے تھے،جناب قمر زمان کس نے لگایا تھا اور پھر نیب کے موجودہ چیئرمین کس نے لگائے؟ ان کی حکومت نے لگائے تھے، یہ آپ کے لگائے ہوئے ہیں ہمارے لگائے ہوئے نہیں ہیں بلکہ آپ نے لگائے ہیں۔پنجابی میں کہتے ہیں کہ ہن بھگتو۔پھر جب آپ کے پلو میں پڑ گئی ہے تو تھوڑا سا برداشت سے کام لو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت تنقید ہوتی ہے کہ میاں محمد نواز شریف جیل میں ہیں، بالکل جیل میں ہیں لیکن جیل میں بھیجے کس نے اور مقدمہ کس نے قائم کیا تھا؟ جناب عمران خان اس وقت حکومت میں تھے اور نہ ہی جناب عثمان احمد خان بُزدار حکومت میں تھے۔وہ مقدمہ تو جناب آصف علی زرداری نے قائم کیا تھا۔نیب کے چیئرمین انہوں نے خود

لگائے، نیب کے قوانین خود بنائے، نیب کی عدالتیں خود قائم کیں، ایک دوسرے کے خلاف مقدمے خود قائم کئے اور مورد الزام پی ٹی آئی کو ٹھہرائیں یہ مناسب نہیں ہے۔ یہ ان کا اپنا کیا دھرا ہے، آپ بتائیں کہ جب میاں محمد نواز شریف کو سزا ہوئی اس وقت وزیر اعظم کون تھا اور کیا جناب شاہد خاقان عباسی بعد میں وزیر اعظم نہیں بنے؟ پورا ایک سال ان کی گورنمنٹ رہی ہے اگر میاں محمد نواز شریف کو غلط نااہل قرار دیا گیا تھا تو کیا جناب خاقان عباسی کے پاس اتنی جرأت نہیں تھی، اتنا اختیار نہیں تھا کہ وہ انکوائری بدل دیتے؟ آپ نااہلی کے ایک سال بعد تک حکومت میں رہے اور آپ میں اتنی اہلیت نہیں تھی کہ آپ نیب کے قوانین کو اٹھا کر تبدیل کر سکتے۔ خدا کے لئے اپنی نااہلیاں دوسروں کے کھاتے میں مت ڈالیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پروڈکشن آرڈر آپ کا صوابدیدی اختیار ہے۔ میرے پاس رولز کی کتاب پڑی ہے اس میں لفظ "May" لکھا ہوا ہے، میرا کوئی بھی دوست اسے پڑھ سکتا ہے۔ اگر اس میں "Shall" کا لفظ ہوتا تو آپ پابند تھے لیکن اس میں "May" کا لفظ ہے اور یہ آپ کی صوابدید ہے۔ آج جب اپوزیشن کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی تو آپ نے یہ فرمایا کہ ہم اس معاملے کو دیکھیں گے اور آپ نے مجھے بھی حکم دیا کہ میں اپنی پارلیمانی پارٹی میں وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں یہ بات لاؤں اور ہم آپس میں discuss کر کے ایک consensus develop کریں اور اس معاملے کے حل کے لئے اقدامات کریں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے حکم کے مطابق میں وزیر اعلیٰ سے اور اپنی پارلیمانی پارٹی سے بھی بات کروں گا اور consensus develop کرنے کی کوشش کریں گے اور ہماری یہ کوشش ہوگی ہر حالت میں اس ہاؤس کا تقدس بحال رہنا چاہئے۔ اس وقت ہمارے جو بھی دوست جیلوں میں ہیں ان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے کے حوالے سے ایک consensus کے ساتھ پالیسی سامنے لائی جائے۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تک آپ نے پروڈکشن آرڈر کے حوالے سے اپنی powers exercise کی ہیں وہ آپ نے across the board کی ہیں۔ اگر آپ پروڈکشن آرڈر جاری کر رہے تھے تو اپوزیشن کے لئے بھی کر رہے تھے اور اگر کوئی حکومتی بنچز سے جیل میں تھا تو اس کے متعلق بھی آرڈر جاری کر رہے تھے۔ اب اگر نہیں کر رہے تو

پھر بھی across the board کر رہے ہیں یہاں آپ قطعی طور پر کسی ایک فریق کو victimize نہیں کر رہے۔ اگر نہیں کر رہے تو سب کے نہیں کر رہے۔ ہمارے بھائی جناب محمد سبطین خان جیل میں ہیں جب وہ اجلاس میں نہیں آتے تو ہمیں دُکھ ہوتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کا صوابدیدی اختیار ہے۔ ہم آپ سے request کر سکتے ہیں، ہم اپنے طور پر consensus develop کر کے آپ کے پاس حاضر ہوں گے اور آپ سے گزارش کریں گے کہ یہ پارٹی کا فیصلہ ہے آپ مہربانی کر کے اسے آگے لے کر چلیں۔ اگر مثال کے طور پر دومنٹ کے لئے فرض کر لیتے ہیں کہ consensus develop نہیں ہوتا تو اختیار آپ کے پاس ہے Custodian of the House آپ ہیں، آپ ہی کا یہ صوابدیدی اختیار ہے جو آپ کا حکم ہو گا گورنمنٹ کو قابل قبول ہو گا لیکن میں صرف اتنی وضاحت ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس میں کسی کی بدنیتی شامل نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس میں consensus develop کیا جائے اور مل جل کر اس ہاؤس کو چلایا جائے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے بھی جس طرح میرے بھائیوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنا بھرپور کردار ادا کروں گا، اپنی جماعت کے تمام ممبران سے request کروں گا، وزیر اعلیٰ سے بھی request کریں گے کہ ہمیں ایک positive policy آپ کے سامنے لے کر آنی چاہئے۔ اس کے بعد جو فیصلہ آپ کریں گے ہمیں قابل قبول ہو گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔ نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب
کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد
جناب سپیکر 7 بج کر 10 منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں کارروائی سے پہلے تمام ممبران خواتین و حضرات کے لئے ایک اعلان کر رہا ہوں۔ پرسوں یعنی بدھ مورخہ 18۔ ستمبر 2019 کو کونشن سنٹر اسلام آباد میں صبح ساڑھے نو بجے کشمیر کے حوالے سے ایک نیشنل پارلیمنٹری کانفرنس ہو رہی ہے جس میں تمام ممبران کو دعوت دی جا رہی ہے اور خاص طور پر پنجاب کی کشمیر کمیٹی جس میں اپوزیشن اور حکومت کی بھی نمائندگی ہے وہ بھی جا رہے ہیں۔اس کانفرنس میں یہاں سے delegation کو جناب ڈپٹی سپیکر lead کریں گے۔ چیئرمین سینیٹ جناب محمد صادق سنجرانی نے آپ سب کو invite کیا ہے تاکہ اس میں سب کی شمولیت ہو لہٰذا اُس دن مورخہ 18۔ ستمبر 2019 کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس نہیں ہوگا اور 19۔ ستمبر 2019 کو سہ پہر 3:00 بجے ہوگا۔ ہم نے کل کا اجلاس 11:30 بجے رکھا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ وقفہ سوالات سے پہلے Ordinances lay کر لیں۔

آرڈیننسز

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Ordinance 2019.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی وقفہ سوالات تو کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، پہلے یہ lay کر لیں اس کے بعد وقفہ سوالات ہی take up کریں گے۔

MR SPEAKER: The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering with the direction to submit its report within two months.

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! پہلے کورم پورا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں کیونکہ پہلے میں نے پڑھنا شروع کیا تھا۔ جی، وزیر قانون!

جناب محمد مرزا جاوید: جناب سپیکر! پہلے کورم تو پورا کیا جائے۔

آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Higher Education with the direction to submit its report within two months.

مسودہ قانون

(جو پیش ہوا)

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resource with the direction to submit its report within two months.

کورم کی نشاندہی

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کورم پوائنٹ آؤٹ ہو چکا ہے تو کارروائی کیسے چل سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، کورم پوائنٹ آؤٹ ہوا ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 40 منٹ پر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 17۔ ستمبر 2019 صبح 11 بج کر 30 منٹ تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔